JAMMU AND KASHMIR POLICE

NEWS LETTER
MONTHLY

VOLUME - II **FEBRUARY 01, 1998** **No. 2**

ROLE OF POLICE LAUDED

The Director General of Police, in an interview to the press, has lauded the role of J&K Police in combating militancy and giving a

Shri Gurbachan Jagat, Director General of Police, J&K

serious blow to foreign mercenaries. He particularly praised the performance of the Special Task Force in combating militancy. The Police force at all levels has now stood up to stamp out militancy, added Shri Gurbachan Jagat. The Police have geared up and launched a massive offensive to nab foreign mercenaries operating in J&K so that complete normalcy is restored, for which the Director General of Police expressed his satisfaction. The DGP expressed his hope that J&K Police will move from one success to another and wipe out the residual militancy with the active cooperation of the people, the misled local youth having already, by and large, given up the path of violence.

DGP's MEDALS

Director General of Police, J&K has awarded Commendation Medals for the year 1997 to 89 personnel of J&K Police for meritorious and exemplary services rendered during the year 1997. The list of decorated officers includes Dr B.Srinivas, IPS, Commandant IRP 3rd Bn; S/Shri M.S. Salaria, Addl.SP Udhampur; Surrinder Gupta, SP CID(SS); Javid Riyaz, SP Anti-hijacking, Srinagar; Ashkoor Ahmad Wani, SP Anantnag; A.K.Raina, DDP, SKPA, Udhampur and D.K. Salathia, SP(Ops) Baramulla. There are 6 DySsP, 39 NGOs and 34 HCs/SGCts/Cts in the list. All officers and men of J&K Police greet their meritorious colleagues on their excellent performance.

REPUBLIC DAY HONOURS

On the Republic Day, 1998 President's Police Medal for Distinguished Service was awarded to Dr Ashok Bhan, Inspector General of Police(Modernisation). Police Medal for Meritorious

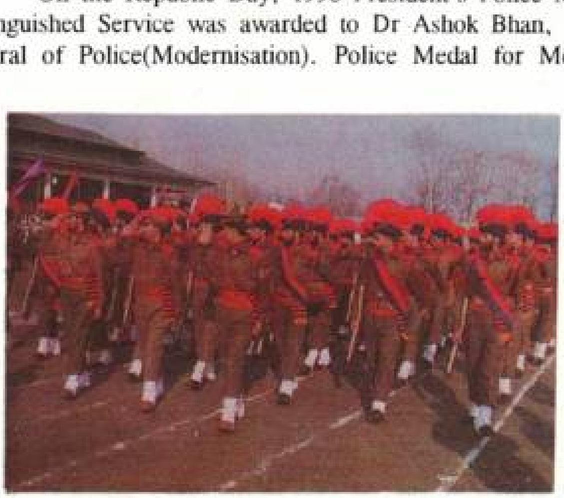

A contingent of J&K Armed Police participating in Republic Day Parade.

Service was announced for S/Shri S.S. Bijral, DIG(SSG); Inspr M.L.Koul, Police Telecom; SI Harbans Lal of SKPA, Udhampur and SI Mohmad Sultan of JKAP 7th Battalion.

J&K POLICE BASKETBALL TEAM EMERGES WINNERS

J&K Police team clinched the inaugural Surjeet Memorial Basketball tournament, organised in the memory of late SI Surjeet Singh. In a well contested final, the Police team defeated Alfa Club by 66 points to 63, overtaking the runners-up during the dying moments of the match.

J&K POLICE ANNUAL ESSAY COMPETITION

The Editorial Board has announced results of Annual Essay Competition 1997 in which 103 contestants participated in various categories. Shri Pankaj Saxena, SP Leh bagged the Ist position in *GOs/NGOs* category while Constable Ashok Kumar No.2275/J topped in the *Other Ranks* category. The write-up of Shri S.L.Suri was adjudged the best among *Retired Police Officers* category and that of Shri Sunil Kumar Pandita among the *Wards of Police personnel*. The winners of Ist, 2nd and 3rd prizes have been sanctioned cash rewards of Rs 3,000/-, Rs 2,000/- and Rs 1,000/- respectively by the Director General of Police, J&K. The selection committee also commended for special mention entries of Inspr P.N. Pandita 1005/NGO, SI Mohd Akbar 2107/NGO and SI Manoj Pandita 537/NGO. Cash rewards and certificates to the winners are being disturbed shortly.

INTER-STATE GANG OF BURGLARS BUSTED

A gang of burglars, who had been active in committing organised crimes in Srinagar city for quite some time, was busted by the City Police, Srinagar. Electronic goods, gold, 2-wheelers, cloth and other items worth Rs 10,90,400.00 were recovered at the instance of 20 arrested members of the gang including 10 from outside the State. Efforts made by the Police in unearthing the burglaries were appreciated by the Director General of Police, who inspected the recovered stolen property at Police Station, M.R.Gunj along with Shri Gopal Sharma, IGP Hqrs., J&K and Shri P.S. Gill, IGP Kashmir Zone on Jan 03.

Stolen property recovered by City Police, Srinagar.

Weapons recovered by North District Police, Srinagar

Weapons recovered by SOG Kupwara

BLOOD DONATION CAMP

J&K Armed Police organised a Blood Donation Camp at its Channi Himmat campus in Jammu on January 20, 1998. 104 bottles of blood were donated by the trainees of Armed Police Training Centre, Vijaypur. Dr Mustaffa Kamal, Hon'ble Minister for Health, J&K was the Chief Guest on the occasion. He lauded J&K Police for coming upto the expectations of the Government in anti-insurgency operations and was happy that the force was also actively participating in service of the society by donating blood for the needy and the poor. Dr Mustaffa Kamal announced that one Ambulance each will be provided to Police Hospitals at Jammu and Srinagar very soon. He also promised to favourably consider the request for providing a Medical Officer each at District Headquarters other than Jammu and Srinagar for healthcare of police personnel and their families.

Shri Gurbachan Jagat, DGP J&K and Shri S.S. Ali, Addl.DGP (Armed) welcomed the chief guest. Dr R.K. Raina, Principal Medical College, Jammu spoke on the usefulness of blood donation and motivated the audience in this regard. Among those present on the occasion were Shri Gopal Sharma, IGP(Hqrs.), Shri Kuldip Khuda, IGP Jammu Zone, Shri Madan Lal, IGP Housing, Dr Ashok Bhan, IGP Modernisation, Dr Kumkum Sharma, Head of Department, Blood Transfusion, GMC Jammu and Dr Sunil Chowdhary, Medical Superintendent , Police Hospital, Jammu.

DGP visiting Security Training School at Vijaypur on Jan 17.

تو اچھا تجربہ ہوتا ہے۔ کالج سے نکل کر بھرتی ہونے کے ایک دو سال بعد ایسا لگتا ہے جیسے پولیس والے کو بوٹ پالش کرنے والوں کے کاروبار میں مہارت حاصل ہو۔ کئی کئی ہفتوں کے بعد جب یہ پولیس والا گھر میں قدم رکھتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہر شخص پر وہ گھر میں دولہا بن کے آتا ہے وہی ٹھاٹھ باٹھ۔ سوٹ کی دھمک اور بوٹ کی چمک سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ وہ دنیا کے بڑے بڑے امیروں اور رئیسوں میں سے ایک ہو۔ قطع نظر اس ٹھاٹھ باٹھ کے ایک پولیس والے کی گھروالی کے ساتھ کیا بیتی ہے، اُس کا خدا ہی حافظ۔ کئی کئی ہفتوں تک اپنے گھر والے کی دوری میں رہنا بہت مشکلیں پیدا کر دیتا ہے۔ پولیس کا اعلیٰ آفیسر ہو یا ادنیٰ ملازم، مجھے لگتا ہے کہ وہ شادی سے پہلے کنوارے ہوتے ہی ہیں، مگر شادی کے بعد وہ شادی شدہ کنوارے بن جاتے ہیں۔ کیونکہ پولیس والا خود ڈیوٹی پر ہو کر گھر سے دور رہتا ہے۔ جبکہ اُسکی گھر والی اُسکے فوٹو کو دیکھ دیکھ کر دن گذارتی ہے۔ جبکہ رات کو اسی فوٹو کے ساتھ بچوں کی طرح باتیں کرتے کرتے اُسکی آنکھ لگ جاتی ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ننھی سی گڑیا دی ہے جو کہ اب دو سال کی ہے۔ وہ اپنے باپ سے دور رہ کے ابھی تک اُسکو نہیں پہچان پاتی ہے۔ جب بھی ہم ماں بیٹی اپنے کمرے میں بیٹھے ہوتے ہیں تو وہ ضرور مجھ سے اپنے والد کے بارے میں پوچھتی رہتی ہے۔ میں اُسکو اپنے پاس رکھا ہوا فوٹو دکھاتی ہوں لیکن جب اُسکو اپنا باپ آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے تو اس وقت اُسکی پہچان کرنا اسکے لئے ایک مشکل کام ہوتا ہے۔ اکثر لوگ فلموں میں دو ساتھیوں کا بچھڑنا دیکھ لیتے ہیں، مگر پولیس والے کی گھریلو زندگی میں ایسا حقیقی طور پیش آتا ہے۔ شاید کہ محکمہ پولیس کے اعلیٰ آفیسران کی حالت اس سے بہتر ہو، اُن کی بیویوں سے پوچھنا پڑے گا۔ کئی بار میں نے اپنے خاوند کے ساتھ اُسکی جائے تعیناتی پر جانے کے لئے دل میں ٹھان لی اور کئی مرتبہ میں نے

Weapons seized by Doda Police on display

اسکے لئے اپنے خاوند سے اصرار بھی کیا۔ مگر وہ ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بتاتا رہا اور مجھے اپنے ساتھ لینے کے لئے معذوری ظاہر کرتا رہا۔ کئی ماہ قبل میں نے اپنے دل میں مکمل طور پروگرام بنایا اور اپنے خاوند کو اسبار اپنے ساتھ لینے پر بضد رہی اور جب وہ سمجھ گیا کہ میں اُس دن ماننے والی نہیں، تو اُس نے مجھے صاف صاف کہہ دیا۔ "آج تو اگر میرے ساتھ آئے گی تو وہاں میری شبانہ ڈیوٹی کے دوران تم کیا کرو گی"۔ میں نے اُسکو کہا۔ "میں اپنے کوارٹر میں بیٹھوں گی یا سو جاؤنگی"۔ اُسکے جواب نے مجھکو ششدر کر دیا جب کہا "پگلی وہاں ہم کوارٹروں میں نہیں بلکہ تیس سے پچاس ملازم ایک ساتھ ایک ایک کمرے (بیرک) میں رہتے ہیں"۔ کیا ایسا ہوتا ہے؟ کیا میرے خاوند نے مجھے سچ کہا؟ اگر ہوتا ہے تو ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کم سے کم ہر پولیس والے کو پولیس کیمپ میں الگ کمرہ ہونا چاہیئے۔ کہیں گھر میں کوئی مشکل آسکتی ہے اُسکو تین چار مہمان آئیں تو وہ تیس یا پچاس آدمیوں کے کمرے میں اپنے مہمانوں کو کیسے رکھ پائے گا؟۔ تب سے مجھے پولیس والے کی بیوی کی حیثیت سے اس بات کا شدت سے احساس ہے۔ ہر آدمی کو کچھ نہ کچھ مشکلات یا تکالیف ہوتے ہی ہیں جس کا کسی دوسرے کے سامنے علاج نہیں ہوتا ہے یا جس کو کسی دوسرے آدمی کو دکھانا باعث شرم ہوتی ہے۔ لہٰذا تب سے میں بہت فکرمند ہوں۔ کہ ایک پولیس والا عوام کو امن وچین کی زندگی دلانے کا ضامن خود بدامنی کی زندگی بسر کرتا ہے یہ بہت زیادہ اچنبھے کی بات ہے۔

ایک پولیس ملازم کے ماں باپ و گھر والوں کو اس بات کا بہت ہی کم توقع رکھنا چاہیئے کہ ان کا بیٹا اُنکو کسی خوشی یا غم کے موقعہ پر شریک ہو جائے۔ ایسا منفی تاثر میں اپنے تجربے کے لحاظ سے کہہ رہی ہوں۔ یہ محکمہ بحران و مجبوری کے وقت عمل میں آیا ہے۔ لہٰذا جب سے یہ محکمہ عمل پیرا ہوا ہے اس کا یہ بحران اور اُسکی مجبوری کبھی ختم نہیں ہوئی اور نہ شاید ہو جائیگی۔ میں بطور ایک عورت اپنی SOUL SISTERS کو یہ بات گوشگذار کرنا چاہتی ہوں کہ اُن کو بھی ایسی باتوں پر کبھی اپنے خاوند کا شکوہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک پولیس والا اس وقت بھی گھر نہیں آپاتا ہے جب اُسکی بیوی زندگی کے سب سے نازک موڑ پر ہوتی ہے میرا خیال ہے کہ ایسے مراحل پر بڑے بڑے قانون توڑنے والے قیدیوں کو بھی چھوٹ ملنی چاہیئے۔ قانون پر نگاہ رکھنے والوں کا کیا کہنا۔ مگر کیا کریں۔ ہم کو اس مرحلے سے یعنی موت وحیات کی کشمکش سے نکلنے کے بعد اپنے دولہے میاں کو ایسے چند حروف میں تار ارسال کرنا پڑتا ہے۔ "ہو مبارک تمھیں تم باپ بن گئے"۔

Seized weapons exhibited at PCR Jammu on Jan 05.

پولیس محکمے سے میں نے "کیا کھویا کیا پایا" اُن حالات میں جبکہ میرا خاوند اس محکمہ کا ایک ادنیٰ رکن ہے۔ میں نے وہ تمام باتیں سامنے رکھیں جو کہ میرے سینے میں پچھلے ساڑھے تین برسوں میں جمع ہو چکی تھیں۔ میں نے اپنی اُن بہنوں سے جنکو میری طرح پولیس محکمہ کے ساتھ بلا واسطہ رشتہ ہے۔ یہ چند باتیں بتانا مفروضہ۔ اپنا فرض سمجھ کر یاد دلانے کی کوشش کرونگی:۔ (۱) دُنیا کے تمام پیشوں میں سے زندہ دِل پیشہ پولیس کا ہے۔ خودداری میں پولیس والے کا مقابلہ کوئی نہیں کر پائے گا۔ یہ پیشہ مرنے کو ترجیح دیگا مگر ہاتھ کسی کے سامنے نہیں پھیلائے گا۔

(۲) ماں باپ، بیوی اور بچوں کو سب سے زیادہ محبت محکمہ پولیس کا ملازم کرتا ہے۔ اپنے ماں، باپ کی ہر بات کو ایمان اور اپنی بیوی کی ہر ایک خواہش اپنا فرض سمجھ کر پورا کرتا ہے۔ (۳) پولیس محکمہ کی مشکلیں و تکالیف برداشت کرتے کرتے ایک پولیس ملازم موم کی طرح نرم مزاج بن جاتا ہے۔ بڑے سے بڑے مشکل کو بھی بڑی خوش اسلوبی سے حل کر دیتا ہے۔ **یہ بات** بھی ضرور ہے کہ بڑے بڑے تہوار میری جیسی تمام عورتوں کے لئے منفی تاثرات پیدا کرتے ہیں عید ہو یا ہولی یا ہو گورپرب۔ کسی بھی تہوار کے موقعہ پر سب لوگ اپنے بچوں کے ساتھ ایسے دن گزارتے ہیں۔ مگر پولیس محکمے کا ملازم ایسے دنوں پر گھر کے بجائے ضرور اپنی ڈیوٹی انجام دیتا رہتا ہے اور اُسکے گھر والوں کو اُس کے ساتھ تہوار منانا نصیب نہ ہوتا ہے۔ میری بہنوں کو میں یہ بات بتانا چاہتی ہوں کہ پولیس محکمہ میں آپکے خاوند کی حالت آپکے سامنے ہے۔ کب کھانا۔ کب جاگنا۔ کب سونا۔ اس دنیا نے ہر لحاظ سے پولیس محکمہ پر زیادتی کی ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ اپنے اپنے خاوند کو اتنی خدمت کریں۔ اُس کے ساتھ ہم اتنا صلہ رحمی برتیں کہ وہ سب غم بھول کر خوشیوں بھری زندگی گذاریں۔ اپنے خاوند کے ساتھ پیار بانٹنا۔ پیار پاؤ گے۔ خوش رہو گے۔

خبرنامہ

جموں کشمیر پولیس

شمارہ نمبر ۲
یکم فروری ۱۹۹۸ء
جلد نمبر ۲

پولیس سالانہ مضمون نویسی مقابلہ ۱۹۹۷ء زمرہ WARDS میں دوسرا انعام حاصل کرنیوالی

پولیس کی نوکری، کیا کھویا کیا پایا

★ نیلوفر ریاض، زوجہ کانسٹیبل ریاض احمد نمبر 256/11/5thBN

ازل سے ابتک ہر آدم ذات کے دل میں کچھ نہ کچھ تمنائیں آتی رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ

Dr Mustaffa Kamal, Hon'ble Minister for Health at the blood donation camp organised by IRP 4th Bn on Jan 20.

انسان اس دنیا میں قدم رکھنے کے بعد اپنے تمناؤں، اپنے ارمانوں، اپنی امیدوں اپنے آرزوں اور اپنے سپنوں کو اصلی رنگ دینے کی کوششوں میں تصورات کے محل تعمیر کرنے لگتا ہے اور اسی کشمکش میں ترقی کے منازل طے کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید دنیا کی آبادی آج کل بھی غاروں میں نظر آتی اور لوگ ننگے گھومتے نظر آتے۔ ہر انسان کی طرح میرے دل میں بھی کئی ارمان تھے۔ میں نے شادی سے قبل اپنے مقدور کے مطابق کئی تصورات کے محل سجائے رکھے تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی بھی شخص اپنے مقدور سے واقف نہیں ہوتا۔

Shri S.S. Ali, Addl.DG(Armed), at the Pulse Polio immunization camp at Channi Himmat on Jan 18.

DGP inaugurating the new 512-line telephone exchange in PCR Srinagar on Jan 03.

میرا بھی جوانی کا دور آیا۔ بی۔ اے فسٹ ایر پاس کرنے کے بعد میرے ماں باپ نے میری منگنی ایک پولیس کانسٹیبل سے کردی۔ گاؤں کے رسم و رواج کے مطابق ہماری شادی ایک دوسرے کو دیکھے بغیر ہوگئی۔ اور یہ دن تھا ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء کا۔ ایک پولیس کانسٹیبل سے شادی کے بعد میں نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کا چند سطور میں ذکر کروں گی جس کا پچھلے تین برسوں سے مجھے احساس ہو رہا ہے تو خود بخود کھونے اور پانے والی بات منظر عام پر آئے گی۔ میرا خاوند تعلیمی اعتبار سے ۱۹۹۰ء کا ریاضت و اقتصادیات کا گریجویٹ ہے ایک غریب خاندان میں جنم لینے کے سبب اُسکو کوئی اعلےٰ نوکری نہ مل سکی۔ کیونکہ موجودہ معاشرہ میں ملازمت کہو یا نوکری، خریدنی پڑتی ہے اور اکثر قابلیت کو بالائے طاق رکھ کر پڑھے لکھے نوجوانوں کی فسٹ کلاس میں کامیاب شدہ سرٹیفکیٹوں کی نسبت اُن ٹیلیفون کالوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔ جو امیروں کی کوٹھیوں سے نکل کر افسروں کے کانوں میں جذب ہوتی ہے۔ نئے گھر میں قدم رکھنے کے بعد میں نے اپنے خاوند کی گرہی کو سب کچھ سمجھ کر اپنے آپ کو اپنا کیا۔ میں بحیثیت ایک پولیس کے سپاہی کی شریک زندگی کے طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہی ہوں اور مجھے اس بات کا مکمل احساس ہے کہ جن مشکلات کے ساتھ ساتھ جن نیک صفحات کا میں سلوک

Smt Kiran Jagat, distributing gifts to a student of Police Welfare School in DPL Jammu on Jan 24.

لے رہی ہوں اُن ہی راستوں کا سامنا دوسرے پولیس والوں کی بیویاں بھی کر رہی ہونگی۔ ہر عورت اور ہر بیوی اپنے مرد کو ہمیشہ اچھی ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ دیکھنا چاہتی ہے۔ اس طرح کا آدمی پولیس والے میں نیما ہوتا ہے۔ ایک پولیس والا ہفتے یا دو ہفتوں کے بعد گھر کا رُخ کرتا ہے۔ اس دوران ڈیوٹی سول کپڑے پہننے کا اُسکو موقعہ ہی کہاں ملتا ہے۔ لہذا وہ اپنے پرائیویٹ کپڑوں کو دھو کر پریس کر کے دوران ڈیوٹی ٹرنک میں بڑے عمدہ طریقے سے رکھتا ہے۔ بوٹ پالش کرنے کا پولیس والے

PATRON : Gurbachan Jagat, IPS, DGP, J&K. **EDITORIAL BOARD** : Dr Ashok Bhan, IPS, IGP (Modernisation), Navin Agarwal, IPS, DPT, Farooq Ahmad, IPS, AIG(P), Surinder Gupta, SP CID(SS) & Ali Mohd, SP R&H, Srinagar.

Printed at : Fancy Printers, Patoli, Jammu